چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

نمبر ۴۳ — دار الامان قادیان مورخہ ۱۷ دسمبر سنہ ۱۹۰۰ء — جلد ۴

خوشخبری

حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم کا نام احمدی فرقہ کے مسلمان یا مسلمان فرقہ احمدی قرار دیا ہے جسکے متعلق ایک مفصل اشتہار حضرت کی طرف سے شائع ہو چکا ہے اور ہمنے بھی اپنے اخبار میں اعلان اس مبارک نام کا کر دیا ہے لیکن اس خیال سے کہ یہ پیغام ان لوگوں تک پہونچ جاے جو اس مبارک قوم میں داخل ہیں یا دل ارادہ رکھتے ہیں لیکن ابھی بیعت کا موقع نہیں ملا ہم اسکو جنوری سنہ ۱۹۰۱ء تک انشاء اللہ تعالیٰ چھاپتے رہینگے پس ہر ایک شخص جو اسکو پڑھے اُسکا فرض ہے کہ وہ اپنے اُن تمام دوستوں کو جنسے وہ واقف ہے یا سماعت کے ذریعہ سے اُسکو معلوم ہو کہ وہ اس سلسلہ میں داخل ہے یہ پیغام پہونچادے کہ وہ مردم شماری کے کاغذات میں جسکا کام اب شروع ہوا اپنے آپکو مسلمان فرقہ احمدیہ لکھاے یعنی خانہ مذہب میں مسلمان اور خانہ فرقہ مذہب میں احمدی یہ مبارک موقع ہاتھ سے جانے نہ دیا جاے کیونکہ آیندہ مردم شماری دس برس کے بعد ہوگی اور کسکو معلوم ہے کہ وہ اُسوقت تک زندہ رہیگا پس اسوقت کو غنیمت سمجھو۔ مفصل حالات کی اگر کسیکو ضرورت ہو تو حضرت اقدس کا اشتہار مولوی محمد علی صاحب ایم اے قادیان سے منگوالیں۔ — ایڈیٹر۔

اسے بھی ضرور پڑھیے

انشاء اللہ تعالیٰ اخبار الحکم کا حجم شروع جنوری سنہ ۱۹۰۱ء سے سولاں صفحہ کا ہوگا اور قیمت عوام سے سالانہ اور ماہوار سے زائد آمدنی والوں سے سالانہ مقرر ہو چکی ہے صرف وہ صاحب اطلاع دیں جو آیندہ اس حجم اور قیمت پر اخبار لینا نہیں چاہتے۔ جو صاحب آیندہ نامنظوری کی اطلاع نہیں دینگے وہ خریدار متصور ہوں گے اور انسے بذریعہ وی پی قیمت وصول ہوگی۔ پس جو صاحب اس طرح پر قیمت دینا نہ چاہیں وہ براہ کرم آخر دسمبر سنہ ۱۹۰۰ء تک اطلاع دیدیں ایسا نہ ہو کہ پھر کسی عذر پر وی پی واپس کر کے الٹا نقصان پہونچائیں کوئی صاحب بذریعہ منی آرڈر قیمت ارسال نہ کریں۔ ۱۰ دسمبر سنہ ۱۹۰۰ء کا پرچہ سنہ ۱۹۰۱ء کی قیمتوں کے لئے وی پی بھیجا جائے گا۔ اور ان صاحبوں کو ایک ہفتہ پیشتر مطبوعہ کارڈ کے ذریعہ اطلاع دی جائے گی اور آیندہ کے لئے قیمت وصول کرنے کے واسطے ہم وی پی ہی بھیجا کریں گے۔

مینیجر
اخبار الحکم دار الامان قادیان

مدرسہ تعلیم الاسلام کی بہتری چاہنے والے ذرا ادہر بھی نظر کریں

الحکم میں سیالکوٹ کی باہمت اور با اخلاص مخلص جماعت کی اس تجویز کو شائع کر دیا ہے جو اس نے مدرسہ تعلیم الاسلام کی بہتری چاہنے والوں اور مخلص دوستوں کیلئے بغرض امداد پیش کی ہے۔ اس خیال سے کہ اس تجویز سے پوری اطلاع ہو جاے اور اتمام حجت ہو ہم سیالکوٹی جماعت (جو ہمیشہ تک حضرت اقدس کے مبارک سلسلہ کی تائید میں محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر پہلو میں بڑھی ہوئی ہے اللہم زد فزد آمین) کے منشا کیموافق اس تجویز کو عید الفطر تک مشتہر کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ وہ تجویز یہ ہے۔

تجویز براے آمد مدرسہ

ہر ایک شخص جو حضرت اقدس امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مرید ہے عید کے دن عید کی خوشی میں ایک روپیہ مدرسہ تعلیم الاسلام کی امداد میں دے اور جہاں کل بھائی نماز ملکر پڑھتے ہیں اس جگہ ہی یہ رقم جمع کر کے دوسرے دن روانہ کر دی جاے

اس پر

ایڈیٹر الحکم اتنا اور ایزاد کرنا چاہتا ہے کہ جس قدر صدقہ عید الفطر ہو وہ بھی وہاں ہی جمع کر کے اسی روپیہ کے ساتھ مدرسہ کی امداد کے لئے بھیجا جاے

—

خط

حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب۔

برادرم۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ
وبرکاتہ ڈاکٹر شیخ نور احمد صاحب کی
معبہ سے کہ وہ ابھی ابھی گئے ہیں کچھ
لکھ نہ سکا۔ اگرچہ اس وقت نزلہ
اور بخار بھی ہے اور گردن کے اعصاب
سخت درد کر رہے ہیں مگر تاہم قلم اٹھاتا
ہوں کہ فرض کے قرض سے سبکدوش ہو جاؤں
لاہوری نقاب پوش کی کتاب تمام و کمال
حضور اقدس نے پڑھی ہے اور حرف
حرف پڑھی ہے فرمایا اللہ تعالی جانتا
ہے کہ اس کی فضولیات کو چھوڑ کر چند
گھنٹوں کا کام ہے اس کا جواب دیدینا۔
لیکن میں محض ترحم سے کچھ مدت تک
اسکو چھوڑ دیتا ہوں کہ وہ لوگ بھی خوش
ہولیں آخر پرانے رفیق تھے۔
اور نیز اس اثنا میں بہت سی لوگوں کے
فہم اور عقلیں اور ایمان ہمیں معلوم
ہو جاویں گے کہ کون کون اسپر ریو ریو
کرتا ہے اور کیا کرتا ہے۔ اور کون کون
اس کے وسوسوں سے متاثر ہوتا ہے
بہر حال مصلحت یہی ہے کہ ایک وقت
تک اسکی طرف سے اغماض کیا جاوے۔
فرمایا مت سمجھو کہ ہمارے حق میں یہ کتاب
شر ہے یقینا یاد رکھو کہ خدا تعالی نے
اس سے ہماری بڑی خیر کا ارادہ فرمایا ہے
اور رات بڑی دیر تک بڑی قوت اور
شوکت سے اپنے من جانب اللہ ہونیکی
گفتگو کرتے رہے فرمایا آخری فیصلہ
کی راہ خدا تعالے کی نصرتوں اور تائیدوں
کے سوا اور کیا ہوسکتی ہے۔
جو اعتراض اس نے ہمپر کئے ہیں وہی
نصاری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی ذاتیات پر کرتے ہیں آخر انا فتحنا
لك فتحا مبينا ليغفر لك الله
ما تقدم من ذنبك وما تأخر
نے فیصلہ کر دیا کہ سارے جزوی اعتراض
باطل تھے۔ حضرت موسی پر آریوں نے کیا
اعتراض کیئے کہ فرعونیوں کا مال انہوں نے
غبن کیا اور بچے مارے اور یہ کیا اور وہ کیا
مگر نصرت الہی نے غرق فرعون اور آپ کی
نجات سے فیصلہ کر دیا کہ حق کس کی طرف تھا
غرض نصرت الہی آخرکار بڑا فیصلہ کن [illegible]
ہوتی ہے۔

فرمایا ہمارے اور ان کے درمیان
یہی نصرت الہی اور تائیدات سماوی فیصلہ
کن ہوں گی غرض تحریک عجیب ہو رہی ہے
اور میں قرائن حالیہ سے مشاہدہ کرتا ہوں
کہ خدا تعالی کی عظیم الشان نصرت مرصاد
میں لگ رہی ہے میرے نزدیک حضرت
اقدس علیہ السلام کا نقاب پوش کی کتاب
کے رد کو ملتوی کرنا یہ معنے رکھتا ہے کہ اب
خدا تعالے کے فیصلہ کا انتظار ہے چنانچہ
کل خدا تعالے نے یہ وحی نازل فرمائی
جس میں عجیب بشارت مومنوں کے لئے ہے۔

۱۳ دسمبر وقت شب

وحی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سنہ ۱۹

شعر

بر مقام فلک شدہ یارب
گر امیدے دہم مدار عجب

(خدا تعالے فرماتا ہے کہ تیری دعائی اب
آسمان پر پہونچ گئی ہے اب میں اگر تجھے کوئی
امید اور بشارت دوں تو تعجب مت کر)
میری سنت اور موہبت کے خلاف نہیں۔
بعد ۱۱ انشاء اللہ (فرمایا اس کی
تفہیم نہیں ہوئی) کہ ۱۱ سے کیا مراد ہے
گیارہ دن یا گیارہ ہفتے یا کیا یہی ہندسہ ۱۱ کا
دکھایا گیا ہے پھر وحی ہوئی۔ لاہور
میں ہمارے پاک ممبر موجود ہیں انکو اطلاع
دی جاوے۔ لطیف مٹی کے ہیں وسوسہ
نہیں رہے گا مگر مٹی رہے گی سلسلہ قبول
الہامات میں سب سے کچا مولوی تھا سب
مولوی ننگے ہو جائیں گے انا اللہ ذو المنن
انی مع الرسول اقوم۔

مبارک وہ ہمارے لاہوری احباب
ہیں جن کی طرف خدا کی وحی اشارہ کرتی ہے
بہائیو وقت بہت دعا اور استغفار کا وقت
ہے ہوشیار رہو کہ ابلیس تم پر اچانک
کسی چور راہ سے نہ آ پڑے یہ گندی کتاب
ممکن ہے کہ بعض کے قلوب کو ذرا سا تاریک
کرے مگر سعید بچ جائیں گے اور شیطان کی
پروں کی تاریکی نور کے حملوں سے پاش
پاش ہو جائے گی میں نے اس کتاب کو حرف
حرف پڑھا ہے اور اللہ تعالے آگاہ اور
گواہ ہے کہ اس کی رضا جوئی کے لئے پڑھا ہے
بہت سا حصہ اس کا میری تحریروں اور میری
کتاب سیرۃ مسیح کے بعض مقامات اور میرے
اس خط پر نکتہ گیری میں وقف کیا گیا ہے
جو رسالہ ضرورۃ الامام کے ساتھ شامل
ہے میں انشاء اللہ تعالے ایک مستقل مضمون
میں دکھاؤں گا کہ نقاب پوش مصنف نے
کیا کارروائی کی ہے اسکی نکتہ چینی نے ہمیں
یاد دلایا ہے کہ ایک نیا متعصب یا سپنرگر
یا فورمن یا ٹھاکر داس اسلام کے مقدس
ہادی و مسیح موعود علیہ السلام کے مقابل اٹھا
ہے میرے جسمانی نقصوں پر طعنہ کر کے
جی ٹھنڈا کرتا ہے اس کے الفاظ بتاتے
ہیں کہ اس وقت از بس خوش ہوتا ہے جب
مجھے واحد العین اور لنگ اور کبھی حصہ
زیرین کا کمزور کہتا ہے میری روح کیا ہر ایک
خدا شناس خدا ترس روح گواہی دیتی
ہے اور دے گی کہ اس کتاب کا نقاب
پوش مصنف درحقیقت زن دل تنگ ظرف
پست فطرت ہے اور قریب ہی کہ اس کا جوہر
انہی مٹی سے ہو جو دنی قوموں کے خمیر میں
صرف ہوئی ہے انسان کے ان نقصوں پر
تعییر کرنا جو اس کے مکتساب سے نہ ہوں اور
خدا تعالے کے اپنے ہاتھ اور اسی کے مصالح
کے نشان ہوں۔

کمینہ طبعوں اور زن خصال لوگوں کا ہے
شرفا کی روح ایسی باتوں سے کانپتی ہے
میں نے اپنی تحریروں میں اس کی طرف کبھی اشارہ
نہیں کیا کہ اس کی آنکھوں کی بناوٹ ایسی ہے
اور اس کا کلہ ایسا ہے اور اسکی عبوس صورت
ایسی ہے کہ ایک قیافہ شناس معاً اس نتیجہ
پر پہونچ جاتا ہے کہ یہ شخص سنگدل بد مزاج
ترشرو اور سطحی خیال کا آدمی ہے اور اس
کے چہرہ اور کھوپری کی بناوٹ ایسی ہے ہی
نہیں اور نہ اسکے اسارير وجہ بتلاتے ہیں کہ
معارف حقائق اور علوم کی روشنی اور نکات
حقہ سے اسکو مس ہو۔ حق یہ تھا کہ یہ شخص

اس لئے وہ سرگین کے برابر کے حجم والی کتاب میں کہیں تو علمی اعتراض کرتا۔ میرے علم و فضل میری قرآن دانی اور قرآن حوالی پر کوئی نکتہ گیری کرتا حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام نے ضرورۃ امام میں دعوی کیا تہا کہ وہ شخص اس عاجز کے مقابل قرآن کریم کے حقائق و معارف بیان کرنے میں قادر نہیں ہو سکتا۔ اگر غیرت اور رضا شناسی کا اس میں مادہ ہوتا تو چاہیئے تہا کہ اپنے الہام سے سیکہے ہوئے قرآن کے معارف کے مقابل مجھے بُلاتا مگر اس نے ایسا نہیں کیا اور ساڑہے چار سو صفحے سے زیادہ کی کتاب میں بجز عامیوں کے سی سب و شتم کی اور کوئی راہ اختیار نہیں کی اگرچہ کوئی اسے ذاتی رائے سمجہے یا کوئی تاوقت غیظ و غضب کا نتیجہ اسے سمجہے مگر میرے دل میں شرح صدر سے یہ یقین پلایا گیا ہے کہ یہ شخص مغلوب الغضب لپست ہمت اور تاریک فطرت ہے اور فتوت اور مروت کا کوئی ذرہ اسکی مٹی میں ملایا نہیں گیا۔

اللہ تعالے جانتا ہے کہ میری روح میں حق کی باتوں کے سُننے کے لئے اور حق کے قبول کرنے کی بہوک اور پیاس لگی رہتی ہے کوئی مانے یا نہ مانے میں اپنے سینہ کو ایسا پاتا ہوں کہ راستی کے قبول کرنے کے لئے ہر وقت مفتوح رہتا ہے مگر افسوس تجربہ نے دکہا دیا ہے کہ خدا تعالے کے برگزیدوں کے دشمنوں کے لسان و قلم سے کبہی راستی کی باتیں نکل نہیں سکتیں اور وہ اس عداوت کے سبب سے قریب آتے جاتے ہیں کہ انکی ایمانی قوتیں قطعاً سلب ہو جاویں اسلئے کہ انہوں نے ٹہیکہ لے رکہا ہے کہ خدا کے برگزیدوں کی ہر بات کا رد کریں گے خواہ وہ بات اسلام کی کس قدر تائید کرتی اور اسکی عزت و نصرت کی موجب ہو جیسا کہ بد نصیب نقاب پوش نے عمداً موسی میں لو تقول علینا کی یگانہ دلیل کا رد کیا ہے جس دلیل نے صادق و کاذب کا قیامت تک فیصلہ کر دیا ہے اور جو دلیل خدا کے سارے صحیفوں میں ایک بلندی اور شوکت کے ساتھ چلی آتی ہے اور اس دلیل کے جواب میں ایسی دورازکار اور پوچ دلیلوں سے تمسک کیا ہے کہ انشاءاللہ رد کے وقت اسکی شرمساری کا باعث ہوں گی۔ غرض اس ساری کتاب میں بجز سب و شتم اور سفاہت کے باتوں کی اور کچہ نہیں میں اللہ جل شانہ کی قسم کہا کر آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میرے دل پر اس ابلیس کا ذرا سا تسلط نہیں ہوا کیا ہی سچ فرمایا ہے خدا تعالے نے کہ ان عبادی لیس لک علیهم السلطان مجہے یقین ہے کہ میرے بہائی جوں جوں اس کتاب کو پڑہیں گے ان کی محبت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتہ اتنی ترقی کرتی جائے گی اس لئے کہ وہ آخر اس نتیجہ حقہ پر پہونچیں گے کہ ساری مولویوں پنجابیوں اور ہندوستانیوں خراسانیوں کی نکتہ چینیوں کے بعد گہری واقفیت کے مدعیوں کی یہ نکتہ چینی ہے۔

عنقریب اللہ تعالے نے چاہا تو میں اسکے تہوڑے نمونے پبلک کے سامنے پیش کروں گا پہر معلوم ہو جاوے گا کہ اس قوم نے کہاں تک خدا ترسی اور بلند ہمتی سے کام لیا ہے۔ میرے سب بہائیوں کو سلام دیں خدا تعالے اُنکے ساتہ ہو اور شیاطین الانس کی وسوسہ اندازی سے اُنکو محفوظ رکہے

تتمہ

میرا اسکی نسبت کلام کرنا اپنی ذمہ داری کی بنا پر ہے اسلئے کہ میں اس کتاب کی یہ گوئی کا بڑا بہاری تشانہ ہوں حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کے عہد سے میری اس کی نسبت کچہ کہنے کو کوئی تعلق نہیں اللہ دیکہا جاتا ہے کہ اسکی نسبت جو کچہ کہوں گا نیک نیتی سے کہوں گا وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

عبد الحکیم

مراسلت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت مرزا صاحب قادیانی کے برخلاف اور پیر مہر شاہ صاحب گولڑوی کی تائید میں ۲۷ر اگست سنہ ۱۹۰۰ء کو لاہور شاہی مسجد میں جو ایک بہاری جلسہ ہوا اُس پر آزادانہ رائے کا اظہار مختصر طور پر ضروری معلوم ہوا اس لئے ذیل میں خلاصہ روئیداد جلسہ اور آزادانہ رائے درج کی جاتی ہے۔

پیر مہر علی شاہ صاحب کی تائید جو روئیداد جلسہ کی صفحہ پر مندرج ہے اس کا اعتراض مرزا صاحب پر عبارت لفظ پ سے اور نمبر صفحہ روئیداد سے درج ہوگا

اور آزادکی رائے الف سے شروع ہو گی۔

صفحہ نمبر ۱ پ منشی الٰہی بخش عبد الحق ڈپٹی فتح علی شاہ حافظ محمد یوسف ضلعدار پُرانے رفیق مرزا صاحب - مرزا صاحب سے پہر گئے ہیں۔

الف مندرجگان بالا مرزا صاحب کے مرید نہیں لہذا شبہ لا حاصل ہے۔

نمبر ۲ پ مرزا صاحب نے پیر مہر شاہ صاحب اور باقی علما اور صوفیا کو برائے مقابلہ تقریر و تحریر تفسیر قرآن کے مدعو کیا اور لکہا کہ پیر صاحب اس مباحثہ سے ناکام اُٹہیں گے بلکہ لاہور تک بہی نہیں آئیں گے اور پیر صاحب آگئے

الف مرزا صاحب نے تفسیر قرآن کے مقابلہ کے لئے پیر صاحب کو مدعو کیا تہا باقی مباحثات پہلے ہو چکے ہیں اور تحریری مباحثات

بجائے خود ہو سکتے ہیں پوری تفسیر قرآن
کی۔ الا پیر صاحب تفسیر قرآن کے مقابلہ
کے لئے نہیں آئے ورنہ ضرور ناکام رہتے
اسکا ثبوت مرزا صاحب کی تصانیف عربی
اور مضمون جلسہ مذاہب لاہوری اور
مباحثات لودہیانہ و دہلی شائع شدہ موجود
ہیں اُنسے غلبہ مرزا صاحب کا عیاں ہوتا ہے

نمبر ۲ ب - مرزا صاحب پیر
مہر شاہ صاحب کے مقابلہ کے لئے لاہور
اسواسطے نہیں آئے کہ اُنکو جان گداز
خیال اور نظارہ لاہور دہلی لودہیانہ وغیرہ
کا پڑا تا اور پر درد جسمیں اُسکی خفت اور
بے عزتی میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رہا تہا
نظر آتا تہا۔

الف واقعی لاہور دہلی لدہیانہ
میں اوباش لوگوں نے ناشایستہ طور پر
مقابلہ کیا جو تہذیب کے بالکل خلاف
تہا اس لئے کہ وہ مرزا صاحب سے تحریری
اور تقریری مباحثہ میں بر نہیں آسکتے تہے
دراصل تحریری مباحثات مقامات مندرجہ
بالا میں مرزا صاحب کا ہی غلبہ ظاہر ہوتا ہے
مباحثات شائع ہو چکے ہیں دیکھنے والا
دیکھہ سکتا ہے اور انصاف کرنا چاہے تو کر
سکتا ہے۔

نمبر ۲ ب مولوی محمد علی صاحب نے
مرزا صاحب کے عقائد خلاف قرآن شریف
وسنت اجماع بیان کئے اور مولوی عبد الجبار
صاحب نے تائید کی۔

الف اگر مرزا صاحب کے عقائد خلاف
قرآن وسنت و اجماع ہوتے تو بڑے بڑے
فاضل اجل مرزا صاحب کے سلسلہ مریدان میں
کسطرح داخل ہوتے یہ جہلا کا گروہ نہیں ہے

نمبر ۳ و ۴ ب صوفیائے کرام کا
طریق مریخ و مرنجان کا ہوتا ہے یہ لوگ گوشہ
تنہائی میں عمر بسر کرنا پسند کرتے ہیں کسی کی
دل شکنی منظور نہیں ہوتی پیر صاحب نے
مرزا صاحب کے مقابلہ میں آنے کو گوشہ نشینی
سے ترجیح دی اور حضرت عیسی علیہ السلام
کے جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چڑھ جانے کا
اور پھر اُسی جسم سے نزول کرنے کے ثبوت
کے لئے ۲۴ر اگست سنہ ۱۹۰۰ء کو لاہور میں
تشریف لائے اور پیر صاحب ممدوح کی زیارت
اور شوق لقا سے لوگ اسٹیشن پر اس کثرت سے
گئے کہ شانہ سے شانہ چھلتا تہا اور علما اور مشائخ
و معززین اسلام اضلاع پشاور پنڈی جہلم
سیالکوٹ ملتان ڈیرہ جات شاہ پور گجرات
گوجرانوالہ امرتسر وغیرہ وغیرہ مقامات سے
بغرض شمولیت جلسہ مناظرہ آئے سوائے اس کے
پیر صاحب کے ساتھہ دو تین سو علما و مشائخ
وغیرہ ٹرین میں آئے لیکن مرزا نہ آیا باوجود
کہ مرزا کے مریدوں نے لاہور سے بطلبی مرزا
تاریں دیں خود مرزا کے پاس جاکر ہاتھ جوڑے
پر مرزا بیت الحزن سے باہر نہ نکلا۔

الف مریخ و مرنجاں کا طریق اور گوشہ
تنہائی میں رہنا شاید اُسی جگہ زیبا ہے جہاں
اسلام کی عزت خطرہ میں نہ ہو مگر برخلاف
اس کے جس جگہ اسلام کے درخت کی بیخکنی کے
لئے اُس پر طرح بطرح کے تبر آرے چل رہی
ہوں وہاں اسلام کے بچاؤ کے لئے قلم اور زبان
سے کام نہ لینا سخت معصیت ہے بقول مرزا
صاحب۔ شعر

عالمانرا روز و شب باہم فساد از جوش نفس
زاہدان غافل سراسر از ضرورتہائے دین
گر بگردد عالمے از راہ دین مصطفےٰ
از رہ عزت نمی جنبند ہم شل جبین

اس فقرہ سے تو مجھکو اس دنیا کے عالمان اور
مشائخان کی حالت پر رونا آتا ہے کہ پشاور سے
لے کر دہلی تک اور شمال اور جنوب کی طرف
ہزارہا علما حضرت عیسی علیہ السلام کو بجسدہ
العنصری آسمان پر چڑھ جانے اور اترنے کا ثبوت
دینے کے لئے آئے اسلام کی ابتر حالت کیوں
نہ ہو جسکی حمایت پر ایسے فہمیدہ لوگ ہوں۔
بقول حضرت مرزا صاحب۔ شعر

مسیح ناصری را تا قیامت زندہ می فہمند
مگر مدفون یثرب را ندادند این فضیلت را

حضرت مرزا صاحب نے نہایت عقلمندی
اور تائید الہی سے کام لیا ہے جو اس آتشکدہ
مباحثہ میں شریک نہیں ہوئے جس میں ہزارہا
مخالفان اور دل خراشیدہ مرزا صاحب کو
مرزا صاحب سے بد کلامی اور جان خراش انتقام
لینے کا موقعہ ملا تہا در انحالیکہ کوئی امن قائم
رکھنے کا ذمہ وار نہیں تہا اور اندیشہ تہا کہ سخت
فساد کی آگ مشتعل ہوتی اور سرکار گورنمنٹ
کے اعتراضات سے بہی رہائی مشکل ہوتی اور
ہیں مرزا صاحب کو کسی مرید نے تار نہیں
دیا۔ یہ افترا ہے۔ نہ ہی کسی مرید نے ایسے
جلسہ کی شمولیت کے لئے مرزا صاحب سے
اصرار کیا۔

نمبر ۶ ب مولوی ثناء اللہ
صاحب نے مرزا صاحب کی پیشین گوئیاں
کے غلط ہونے پر بیان کیا اور یہ کہا کہ ایسے
شخص کو مخاطب کرنا یا اُس کی تحریر کا جواب
دینا بہی گویا علما کرام کی ہتک ہے اور اُنکی
شان کے بعید ہے۔

الف مولوی صاحب اگر غلط پیشین
گوئیوں کی فہرست شائع کریں گے تو مرزا صاحب
یا اُن کا کوئی مرید اُس کا جواب دے گا واقعی
بقول مولوی صاحب ابتک جو مرزا صاحب
کے مقابلہ پر آیا ہے اُس کی ذلت ہی ثابت
ہوئی اور واقعی مرزا صاحب کی تصنیف عربی
کے مقابلہ مولوی صاحبان کا قاصر رہنا اُن کی
شان کے بعید ہے مرزا کیا ہے جادو کا پتلا
ہے اور مولوی صاحب کو اپنا اور مرزا صاحب
کا مضمون مقابلہ جلسہ مذاہب لاہور بہی
ضرور یاد ہوگا۔

نمبر ۷ ب نتیجہ جلسہ علما کرام
اور مشائخ و حاضرین جلسہ اہل اسلام کی رائے
کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو تحقیق حق منظور
نہیں پیر صاحب کو معہ دیگر علما کے دعوت
مباحثہ دیکر بلایا اور خود عمدا گریز کیا اور یہ کہا
اس کے عقائد خلاف قرآن وسنت اور حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کا مخالف اور خود رسالت
کا دعویدار معراج کا منکر اور حضرت عیسی
علیہ السلام کی سخت توہین کرتا ہے بزرگان
دین کی دل شکنی کرتا ہے اور منگھڑت الہاموں سے
لوگوں کو دہوکا دیتا ہے مرزا اور اُس کے
حواریوں کی تحریریں ناجائز الفاظ سے لبریز
ہوتی ہیں لہذا یہ شخص مخاطب ہونے کی حیثیت
نہیں رکہتا آیندہ کوئی اہل اسلام مرزا قادیانی
اور اُس کے کسی حواری کی تحریر کی پروا کریں
نہ اُن سے مخاطب ہوویں۔

الف تحقیق حق کا جو مرزا صاحب نے
تفسیر قرآن کو معیار ٹہیرایا تہا وہ بہت
ٹہیک ہے اگر اس سے ہو باقی اختلافات
کے فیصلہ کے مرزا صاحب نے چالیس کے قریب کتابیں
لکہکر شائع کردی ہیں اسکے دلائل کو توڑ کر کئی انعام لے ہوتے

پیر صاحب کا کثیر اجتماع اور کثرت کی ساتھ تشریف لانے سے اندیشہ فساد کا ظاہر تھا اور جو شور وشر مخالفان کا ان دنوں لاہور میں تھا وہ اسبات کا گواہ ہے باندیشہ فساد مرزا صاحب کا اس مباحثہ سے پہلو تہی کرنا بہت انسب تھا اور جس مطلب کے لئے جلسہ مرزا صاحب نے تجویز کیا تھا ۔ اسکو پیر صاحب نے رندانہ طور پر اپنے اختیار میں جلسہ کے اغراض سے خارج کردیا تھا ورنہ مرزا آپ بزدل نہیں اور نہ بے جوہر ہے جو پیر گولڑی کا مقابلہ تحریری و تقریری پیش کرسکتا اس بات کو سمجھنے والے سمجھتے ہیں ۔

بنیاد دعوی مرزا صاحب تو حضرت عیسی علیہ السلام کی وفات پر تھی جو آج تک کسی صاحب نے اسکی تردید کرکے نہیں دکھائی مرزا صاحب فرماتے ہیں ۔ شعر

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر این بود بخدا سخت کافرم
من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب
ہاں ملہم استم و زخداوند منذرم

مرزا صاحب حضرت عیسی علیہ السلام کی بڑی عزت کرتے ہیں الایسوع کی نسبت جو انجیل شہادت دیتی ہے وہ الزامی جوابات میں پیش کرتے ہیں ۔ مرزا صاحب یا انکے حواریوں کی تحریریں بالمقابل مخالفین کے سخت نہیں ہیں ۔ آزاد ۔ سُنے یا نہ سنے کوئی اپنی مرضی ہے ۔ ہمیں تو خیرخواہی سے انہیں رغبت دلانا ہے ۔

مرزا صاحب روحانی معراج کے منکر نہیں ہیں ۔

نمبر ۳ سبب مولوی عبد الجبار صاحب نے جلسہ میں مرزا صاحب کو مرتد اور کافر بنایا ۔

الف بقول مرزا صاحب ۔ شعر

کلمہ گویان را چرا کافر نہی نام ای اخی
گر تو داری خوف حق رو ہیچ کفر ما برار
گر نہی تکفیر قوم خود چہ کاری کردہ
رد اگر مردی جہودی را باسلام اندر آر
چون نسیم صبح محشر پردہ بردارد ز کار
کیست کافر کیست مومن خود بگردد آشکار

حافظ جماعت علیصاحب نے بہی اس جلسہ میں مختصر تائید کا حصہ لیا اور نام درج کرایا انکی تقریر قابل ذکر نہیں اسواسطے کہ حافظ صاحب ابہی نو خیز ہیں اور پہلے ہی دفعہ انکو ایسے جلسہ میں حاضری کا اعزاز ملا ہے اہی وہ نئے عالم اور نئے مشائخ بنے ہیں اگر شمولیت میں حصہ نہ لیتے تو علما میں اور مشائخ میں شمار نہ آتے اور ہمعصروں میں ناک کٹنے کا اندیشہ تھا ۔ اب انکو اپنے نئے مریدوں میں سرخروئی کی جگہ ہوگئی ہے ۔

اخیر فیصلہ

اسمیں کچھ شک نہیں کہ مرزا قادیانی موجودہ علما اور صوفیا کے نزدیک بہت ہی سزا کے لائق ہے مرزا نے غضب ڈہایا ہے کہ ایک اکیلا کس بلا کا آدمی ہے کہ تمام دنیا کو اپنے مقابلہ میں للکار رہا ہے اور علماء اور مشائخ کا ناک میں دم کر رکہا ہے مولویوں کی مولویت اور صوفیا کی صوفیائی اور مشائخ کی مشیخت کرکری اور مکدر کردی ہے اسکی تقریریں اور تحریریں پتہر کیطرح وزنی اور سخت ہیں جو توڑے سے نہیں ٹوٹتی ۔ اور اسپر ان میں معقولیت اور تائیدات الہی کا پورا رنگ چڑہا ہوا ہے ۔ دوسرے یہ بڑی مشکل ہوئی کہ اکثر مولوی صاحبان اور پیر صاحبان کو دورہ کرنے سے وہ یافت نہیں ہوتی اور میرزا صاحب کے مرید انکی دینی خدمتوں کے سرانجام دینے کے لئے صرف حکم ہی کے منتظر ہیں تیسرے یہ سب سے مشکل ہے کہ گورنمنٹ عادل ہی کہ بلا وجہ کسیکو سزا نہیں دیتی اب صرف مولویوں کو اس امید پر بہروسہ ہے کہ مرزا اس گورنمنٹ کی حمایت سے نکل کر کسی اور گورنمنٹ میں چلا جاوے تو پہر مولوی صاحبان کی مراد بر آوے مگر میرزا مامور ہے اپنی مرضی سے ..... ملکہ معظمہ کے راج سے باہر جانا پسند ہی نہیں کرتا ۔ والسلام

آزاد منش بندہ درگاہ الہی
نیاز بیگ کلانوری ۱۳ نومبر ۱۹۰۰ء

بیعت

۱ عبد الغنی صاحب حکیم میسوری حال حیدرآباد دکن
۲ عبد الرحیم صاحب ٹکیٹو سپرنٹنڈنٹ محکمہ ویکسی نیشن ضلع ہزارہ مقام ہتانہ غازی ۔
۳ محمد عبد الغنی صاحب المتخلص بہ صفدر ۔ امرت سر
۴ مولا بخش صاحب سوداگر چرم قصبہ کہروڑ تحصیل لودہران ضلع ملتان ۔
۵ الطاف حسین صاحب ۔ قصبہ بلب گڑہ ضلع دہلی
۶ غفور خان صاحب " " "
۷ محمد اسمعیل صاحب کلرک پوسٹ آفس ۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان ۔
۸ میاں چھینا صاحب ۔ مانسہرہ ضلع ہزارہ
۹ میاں بدہو صاحب " " "
۱۰ منشی نبی بخش صاحب اہلکار سرداری کرتا دکنور صاحبہ رئیسہ منولی مقام بیلہ
۱۱ غلام قادر صاحب نقل نویس محکمہ دیوانی پٹیالہ ۔ " " " "
۱۲ جلال الدین صاحب ۔ امین آباد ضلع گوجرانوالہ
۱۳ سید مہدی حسین صاحب پنسال نویس ساکن منصل راجپورہ علاقہ پٹیالہ یہ صاحب پہلے شیعہ تھے خدا کے فضل سے دستگیری کی احمد کا مذہب کے پابند ہوئے اور خدا نے ان کے اوپر صدہا الہام نازل کئے جنکے غیر مذہب والے بہی گواہ ہیں یہ نعمت اور کرامت اسی امام کے بیعت میں ہے ۔
۱۴ سید گوہر علی شاہ صاحب ۔ موضع سید انوالی ضلع سیالکوٹ ۔ سید صاحب کو شیعہ سے احمدی مسلمان بننے کا عجیب واقعہ ہے جو قابل تحریر ہے چنانچہ وہ خود تحریر فرماتے ہیں ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حضرت مخدوم مکرم معظم مولوی عبد الکریم صاحب ادام اللہ اقبالہ وجلالہ بعد سلام مسنون ورحمۃ اللہ وبرکاتہ گذارش ہے کہ یہ عاجز شیعہ تھا اور بڑے رافضی شیعوں کے گروہ میں محب کہلاتا تھا جب محرم آتا تھا تو میں سب سے بہت رونا اور پیٹنا اور چہاتی کوٹتا تھا سارے شیعہ مجہے کہتے تھے کہ یہ گوہر علی شاہ بڑا محب حسین ہے اور اسکی برابر اور کوئی نہیں ہے ۔ اسواسطے

شیرینی اور میوہ بعد مرثیہ خوانی اور مجلس ختم
ہونے کے مجھکو سب سے زیادہ حصہ دیا
دیتے تھے اور میرا کام بہت جھگڑنا اور
ہر ایک مذہب والے سے مباحثہ کرنا تھا
اور میں سب کو جتاتا تھا کہ شیعہ مذہب
والے رافضی ہی بخشے جاویں گے کیونکہ
جو امام حسین پر ایک آنسو نکالے گا وہ بہشتی
ہے ورنہ سب دوزخی ہیں۔ مگر جب اللہ
تعالیٰ نے ہدایت کا چراغ میرے آگے رکھا
میں نے مسلمانان فرقہ احمدیہ کے ساتھ بحث
شروع کی تو سراسر جھوٹا نکلا اور سید امیر علی
شاہ صاحب ملہم کے پاس آیا اور کتابیں انکی
لے کر دیکھنی شروع کیں اور اخبار الحکم
کا دیکھنا آغاز کیا اور سید امیر علی شاہ صاحب
ملہم کی توجہ سے میری غفلت کا پردہ سب
کا سب رفتہ رفتہ دور ہو گیا اور سمجھ لیا کہ
کہ فرقہ احمدیہ کے مسلمان سچے اور امام مامور
من اللہ کے پیرو ہیں اور بے شک
حضرت اقدس مرزا صاحب مسیح موعود اور مجدد
اور امام اور مامور من اللہ اور سچے منجانب
اللہ ہیں جو شخص انکو جھوٹا سمجھتا ہے وہ
خود کاذب مکذب اور ایمان کے بخرہ سے
خالی ہے۔ میں نے گمراہ فرقہ رافضی سے ترک کی ہے
اور بیزار ہوا توبہ و استغفار کرتا ہوں خدا نے
مجھے ضلالت سے نکالا۔ اب میری التجا ہے
کہ براہ مہربانی مجھپر رحم کر کے حضرت اقدس علیہ
الصلوٰۃ والسلام کی حضور میں بہت عجز و نیاز سے
عرض کر کے بزمرہ بیعت کنندگان بیعت میں
داخل فرمالیں اور بیعت میں داخل کر کے الحکم
میں درج کرانے کا حکم دیویں۔ اور میرے
فرزند سید ممتاز علی شاہ کو
بھی بیعت امام علیہ السلام میں داخل کرایا جاوے
اور اس عاجز کا یہ نیاز نامہ بھی درج اخبار
الحکم کرایا جاوے۔ میں جونپور کو بیمار
کے لئے جاتا ہوں واپسی کے وقت انشاء اللہ
حاضر حضور امام علیہ السلام ہو کر قدم بوسی
حاصل کروں گا۔ ہم چاہتے ہیں کہ حبیبی سید امیر
علی شاہ صاحب ملہم معہ فرزندان و عیال و اطفال
قدمبوس امام علیہ السلام ہو گئے ہیں اور فیض
آسمانی اور توجہ امام کے امیدوار ہو رہے ہیں ویسے
ہی ہم دعا و امام علیہ السلام کی سلسلہ میں آجاویں
والسلام۔

دارالامان کا ہفتہ

(۱) الحمد للہ والمنۃ کہ ہمارے حضرت اقدس
علیہ السلام بخیریت ہیں اور خدمت اسلام کے
لئے کمربستہ۔ پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی پر
اتمام حجت کے لئے ایک اعلان شائع فرمایا
گیا ہے۔ جس میں حضرت اقدس نے پیر صاحب
کو دعوت کی ہے کہ وہ علماء ہند و پنجاب میں
سے جسکو چاہیں اپنے ساتھ شامل کر لیں بلکہ
کئی ادیب بھی ملالیں اور سورہ فاتحہ کی عربی
زبان میں فصیح و بلیغ تفسیر لکھیں جو ۷۰
دن کے اندر چھپکر شائع ہو جاوے اور
چار جزو سے کم نہ ہو اور حضرت اقدس بھی
بالمقابل ایک تفسیر لکھیں گے۔ اسی سورۃ
فاتحہ سے حضرت اقدس اپنے دعاوی کا ثبوت
معہ اور حقائق و معارف کے بیان کرینگے
اور پیر جی کا فرض ہو گا کہ وہ اسی سورہ
سے آپ کے دعوے کے خلاف ثابت کریں
کہ مسیح زندہ آسمان پر اسی جسم کے ساتھ
اٹھایا گیا ہے وغیرہ وغیرہ دیکھیں اب
پیر جی کیا حیلہ نکالتے ہیں۔

(۲) حضرت حکیم الامت اور مولانا
عبد الکریم صاحب الحمد للہ بخیریت ہیں
اور خدمت دین میں مصروف۔ جزاہم
اللہ احسن الجزاء

(۳) حضرت مولانا مولوی سید محمد احسن
صاحب امروہی دارالامان میں موجود ہیں
اور شمس بازغہ جسکو وہ ایک
عرصہ ہوا لکھ چکے ہیں اور وہ ہماری
عدیم الفرصتی کی وجہ سے اب تک چھپ
نہ سکا تھا نہایت کوشش اور سعی سے اسکے
چھپوانے میں مصروف ہیں۔

(۴) مولانا مولوی محمد علی صاحب
ایم۔ اے مدرسہ تعلیم الاسلام کے سالانہ
امتحان میں مصروف ہیں۔

(۵) جناب مرزا خدا بخش صاحب مدرسہ
کے لئے امدادی چندہ کے واسطے تشریف
لے گئے تھے دہلی لائن پر سفر کر کے
واپس آئے غالباً رمضان کے بعد پشاور
کی طرف انشاء اللہ جاویں گے انکی رپورٹ
دورہ جلد شائع ہوگی۔ مرزا صاحب ممدوح
کی سعی قابل شکر گذاری ہے اور جن احباب نے
ان کو مسرت کے ساتھ مدد دی ہے انجمن احمدیہ
ان کا شکریہ ادا کرتی ہے۔

(۶) مدرسہ تعلیم الاسلام ۲۵ دسمبر
سنہ ۱۹۰۰ء سے سالانہ جلسہ کی وجہ سے ۸ دن
کے لئے حسب معمول بند رہے گا۔
مدرسہ کے متعلق قواعد اور مساکین کے لئے
ضروری قواعد کا اعلان عنقریب ہوا چاہتا ہے
اور یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ شروع سال
سے حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب
اور مولانا مولوی عبد الکریم صاحب
اور سکرٹری مدرسہ نوبت بنوبت
مدرسہ میں دین کی تعلیم کے لیکچر دیا کریں گے

(۷) مولانا مولوی سید محمد سعید
صاحب حیدر آبادی ۶ ماہ تک دارالامان
میں رہ کر اور حضرت حکیم الامت سے پورا
قرآن شریف سنکر تشریف لے گئے اور
کتاب الدلیل المحکم علی وفات
مسیح ابن مریم مصنفہ مولانا مولوی
سید عبد الرحیم صاحب جو کہ چھپکر طیار
ہو گئی جو ساتھ لے گئے ہیں اور [illegible] قیمت
بلا محصولڈاک پر مطبع الانوار احمدیہ دفتر
اخبار الحکم قادیان دارالامان سے
مل سکتی ہے۔

(۸) سالانہ جلسہ کی تقریب پر احباب
کی آمد شروع ہو گئی ہے ہمارے مکرم
مخدوم ڈاکٹر محمد اسمعیل خان صاحب گوڑیانی
گڑھ شنکر سے پچاس دن کی رخصت
لے کر آئے ہیں ابھی دارالامان میں قیام
کریں گے۔

(۹) تحفہ گولڑویہ کا ضمیمہ چھپ
رہا ہے انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب یہ
کتاب مستطاب شائع ہونے والی ہے

الحکم کے متعلق ہمارے معزز دوست مفتی محمد صادق صاحب نے تحریر فرمایا ہے

الحکم کے متعلق کوئی کچھ ہی شکایت کرے اور
اسکا شکوہ بجا بھی ہو تاہم دیر سے یا جلدی
جب وہ ملتا ہے ساری شکایتیں یکدفعہ دور ہو جاتی
ہیں اب کے پرچہ میں حضرت کے کلمات نے میرے
ایمان پر ایک نیا رنگ چڑھا دیا فالحمد للہ علی ذلک
وجزاکم اللہ احسن الجزاء۔

الله

حبوب یاقوت مرجان مشک مروارید

مفرح مقوی قوائے دل و دماغ اعضائے رئیسہ و محافظ صحت

انسان کی صحت اور قوت کی حفاظت اور مرض دفع کرنے کے لئے یہہ ایک اکسیر گولیاں ہیں۔ حرارت غریزی سے بہت ہی مناسبت رکھتی ہیں۔ دل دماغ جگر۔ پھیپھڑہ۔ گردہ۔ معدہ کی تقویت کرتی ہیں ضعف باطاقتی سستی کو دور کرکے جسمی اور روحانی قوت قائم رکھنا کو واقعی اکسیر ہیں۔ زکام بخار اعضا شکنی۔ اسہال غشی ہول دل کثرت سیلان خون۔ ذیابیطس کمزوری مثانہ۔ متعدی اور زہریلے بخارات میں یہہ گولیاں کثیر النفع اور قوی التاثیر ہیں

قیمت ڈبیہ چار روپے (للعہ)

خوب یاد رکھو! کہ اگر مفصلہ ذیل بیماریوں میں سے کسی کے علاج کی ضرورت پڑے تو اس مرہم کے سوا دوسرا مرہم مت خریدو

تمام نامی حکیم اور ڈاکٹر اس کی عمدگی اور فائدہ کو تسلیم کرتے ہیں۔ آج تک کوئی ایسا مرہم ایجاد نہیں ہوا۔ یہہ خود ہی اپنی نظیر ہے

عجیب و غریب مرہم

المعروف بہ

مرہم عیسیٰ مرہم رسل مرہم سلیخہ

معزز بھائیو! یہہ ایک نہایت ہی پرتاثیر اور نادر مرہم ہے۔ اس مرہم کے تیار کرنے میں سب سے بڑی مشکل تو اس کی اجزا بہم پہنچانے میں ہے۔ کیونکہ اکثر اجزا نادر الحصول ہیں اور اس ملک میں ان کا دستیاب ہونا مشکل ہے۔ ہم بڑے خرچ کے ساتھ اس مرہم کو تیار کرتے ہیں۔ اسکو ہر زمانہ کے طبیبوں نے آزمایا اور اسکی اعجازی تاثیرات کو بلا اختلاف سب نے تسلیم کیا۔ حکما یونان بھی اس کے عجیب و خواص کے قائل ہیں۔ خالص یقینی صحیح اور آلائش سے پاک اجزا حاصل کرنے کے ساتھ ہم ہی یہہ مرہم تیار کرتے ہیں۔ ایک دفعہ ضرور آزمائش کیجئے ضرور

یہہ بینظیر مرہم فوراً جائے درد پر اثر کرتا ہے۔ چوٹ۔ ہر ایک زخم۔ جراحات۔ ہر قسم کے خراب پھوڑے طاعون سرطان خنازیر۔ ہر طرح کی ناسور۔ بواسیر۔ ریش۔ خارش۔ گنج۔ بثورات۔ طرح طرح کی جلدی بیماریاں ہاتھوں کا سردی کی وجہ سے پھٹ جانا۔ جانور کا کاٹ لینا۔ جل جانا۔ عورات کی خطرناک بیماریاں سرطان رحم وغیرہ کا دنیا بھر میں لاثانی علاج ہے

کحل الجواہر سرمہ جواہر

یا نور افزا

سرمہ اصفہانی۔ مامیران چینی۔ مروارید ناسفتہ۔ مشک و ورق طلا وغیرہ مقوی بصر ادویہ سے تیار ہوا ہے

اس کحل الجواہر کے قیمتی اجزا کی خداداد تاثیر اور قدرتی خواص نے ثابت کر دیا ہے کہ یہہ سرمہ فی الحقیقت امراض چشم کے لئے بینظیر ہے۔ بصارت کو بڑھاتا آنکھوں کو طراوت بخشتا اور نہیں بلکہ پیری میں بھی چند عارضوں سے محفوظ رکھتا تاریکی چشم دھند۔ غبار سرخی پڑوال سبل۔ جالا۔ ناخنہ۔ ڈھلکہ۔ خارش۔ ابتدائے موتیابند وغیرہ امراض کا حکمی علاج ہے بچے سے لیکر بوڑھے تک کو مفید۔ اسکا دائمی استعمال امراض چشم سے محفوظ اور بڑھاپے تک نظر کو برقرار رکھتا ہے

قیمت فی تولہ تین روپے (للعہ)

جنت الحدید کی گولیان

مقوی خون مقوی جگر و گردہ مقوی قلب

دھڑکا۔ کمی خون۔ کمزوری پٹھے۔ ضعف جگر۔ بواسیر۔ کثرت سیلان خون جریان ضعف اعصاب وغیرہ کے لئے عجیب غریب گولیاں ہیں۔ قیمت ڈبیہ (عہ)

روغن عجیبہ

سنگریزہ و درد گردہ و ریگ مثانہ

یہہ روغن ریگ گردہ اور مثانہ اور چھوٹے چھوٹے سنگریزوں کو نہایت سہولت سے دفع کرتا ہے اور لطف یہہ کہ قوت کو بڑھاتا اور ریگ کی آئندہ پیدائش کو روکتا ہے درد گردہ کی نوبت پھر نہیں ہوتی۔ قیمت فی شیشی ڈیڑھ روپیہ (للعہ)

درد سر کا فوری علاج

ہر قسم کے سر درد کے لئے یہہ ایک اکسیر دوا ہے

قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ)

حلوائے بیضہ مرغ

[illegible]

روح عشبہ و چوب چینی

فسادات خون پھوڑا پھنسی۔ خارش ناسور۔ آتشک۔ قروح خبیثہ گٹھیا۔ درد اعضا۔ شدید امراض جلدی خنازیر ابتدائے جذام۔ سفید داغ چنبل۔ خون کی حدت اور سوزش کے لئے تریاق مانا گیا ہے۔ قیمت (عہ)

حمل اٹھرا کی بینظیر دوائی

[illegible]

دوائے مجبل یا معین حمل

رحم کی اصلاح اور بیجا کے واسطے دوائی کی استعمال سے خواہ کیسی ہی بانجھ کیوں نہ ہو بار ور ہو جاتی ہے۔ قیمت (للعہ)

حکیم محمد حسین اللہ والے کی دوائی طلب کرو

ممیری کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت "تاریکی چشم دھند جالا پربال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیابند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھا تا ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچہ سے لے کر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی گئی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اُٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ ۲؎ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ۱۰؎ خالص ممیرا فی ماسہ عہ؎ مصری سرمہ فی تولہ ۱۲؎ خرچ ڈاک بذمہ خریدار درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی وجعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے ضرور بچنا چاہئے۔ المشتہر پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے

(۱)

میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے پانی بہت جانا دھند سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں جلن کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور اُن سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہے اسلئے ہر کسی کے لئے مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے اس لئے میں بلا شک وشبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری ہے

راقم ڈاکٹر ڈی - ایم - بی - ایم - ایس - سانگی صاحب - ایم - بی - ایم - ایس - سندیافتہ یونیورسٹی ۔

(۲)

میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے میں نے اس کا تجربہ اپنے ایک زیر علاج مریض مسماۃ "الم" دیوی بعمر ۳۵ سال پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں جوزہ جوزہ دانے نکلے ہوئے تھے اس کی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی رہتی تھیں انہیں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا اس کی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیاء کو جو اُس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکور نے تین روز تک استعمال کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انہیں امراض مذکور سے کلی صحت پائی ۔ راقم خان بہادر محمد حسین خان - ایل - ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن وپنشنر میڈیکل کالج لاہور

(۳)

میں نے ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اُن مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے جن کی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے ۔

راقم ڈاکٹر برجلال گھوس رائے بہادر ڈاکٹر ایل ایم اسسٹنٹ سرجن وپروفیسر میڈیکل کالج لاہور ریٹائرڈ آنریری سرجن گورنر جنرل ہند ۔

(۴)

میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماری سے بچنے کے لئے ممیرے کا سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے ۔ راقم خان بہادر سید میر شاہ ایل ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی مطلب کیلئے مارچ ۱۹۰۹ء میں جمع کیا گیا ہے ۔

مطبع انوار احمدیہ قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب ایڈیٹر احمدی کے اہتمام سے طبع ہوا